بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب نہ نہیں

راستی موجب رضائے خداست

سچ

قیمت سالانہ: عہ

بیرون ہند ۷ شلنگ

قیمت شمارہ عہ/ار

فی پرچہ ار

لی نمبر ۱۳۹۲ ل

جلد ۲ | ۲۲- جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ (۸- جنوری سنہ ۱۹۲۶ء) | نمبر

سچی باتیں

شادی کے لفظی معنی خوشی کے ہیں، نکاح انتہائی خوشی کا موقع سمجھا جاتا ہے، اسی لیے تقریب نکاح کو شادی کہتے ہیں۔ آپ کو اپنے عزیزوں اور دوستوں کی شادیوں میں بارہا شرکت کا اتفاق ہوا ہوگا، بہت سی بار آپ نے دیکھی ہوں گی، ممکن ہے کہ بعض تقریبات شادی کا اہتمام و انتظام بھی آپ کے ہاتھ میں رہا ہو۔ ان مواقع پر جو کچھ ہوتا رہتا ہے آپ کا دل اس سے مطمئن ہے؟ پہلا مرحلہ نسبت یا منگنی کا ہوتا ہے۔ لڑکے والوں کی طرف سے بہت سی مٹھائی آتی ہے۔ اس کا جواب مٹھائی کی اور زیادہ مقدار سے دیا جاتا ہے، اور دونوں فریقوں کی طرف سے اسراف کا دروازہ کھلتا ہے۔ منگنی کے وقت سے نکاح کے وقت اور اس کے بعد کے مراسم تک،

ہر موقع اور ہر منزل پر یہ تماشہ بڑے ذوق و شوق سے دیکھا جاتا رہتا ہے کہ یہ شاندار اور بہار کرنے میں کون فریق دوسرے فریق سے بازی لے جاتا ہے۔ منگنی، برات، مانجھا، مہندی، ساچق، چوتھی، چالا، رخصتی، بیویوں کا کھلانا، اور خدا معلوم اور کتنی رسموں اور تقریبوں کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے، ان میں سے ہر رسم کا اس کی پوری پابندیوں کے ساتھ ادا ہونا، اور ہر تقریب کا پورے اسراف کے ساتھ انجام پانا لازمی سمجھا جاتا ہے اور ہر مرحلہ دستور کی پابندیوں پر زور دینا ضروری قرار پاتا ہے، ورنہ خاندان کی ناک کٹ جاتی۔ اور برادری کے سامنے بدنامی و رسوائی لازمی ہے!

ان تمام تقریبوں میں آتش اور بتی پر جو کچھ خرچ ہوتا ہے، کیا وہ جائز ہے؟ زرق برق پوشاکوں پر جو بے دریغ روپیہ صرف کیا جاتا ہے، کیا آپ اس کے حامی ہیں؟ پر تکلف کھانوں کی مد میں جو شاہ خرچیاں ہوتی ہیں، کیا آپ کے نزدیک ہونی چاہییں؟ کئی کئی راتیں جو مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو جاگ کر کاٹنی پڑتی ہیں، کیا آپ کے خیال میں یہ درست ہے؟ سمدھیوں میں بے لطفی جو ان تقریبات کا گویا ایک لازمی جزو بن گئی ہے، کیا اس کے لیے کوئی سند جواز ہے؟ گانے بجانے والوں اور والیوں کا وہ شور و غل، ہنگامہ اور ہڑبونگ، جو ہمسایوں کی نیند حرام کر دیتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟ ڈومنیوں کا شریف زادیوں کے درمیان بیٹھ کر جن بہت سی بے حیائیاں بھی ہوتی ہیں، کیا آپ کے خیال میں کوئی ہرج نہیں رکھتا؟ دولہن کو مانجھے کی قید میں جن مصیبتوں کا شکار رہنا پڑتا ہے، کیا آپ کے نزدیک یہ دستور حق بجانب ہے؟ مہر کے مقرر کرتے وقت طرفین میں جو تکرار ہوتی ہے، اور جس میں اکثر بد مزگی تک نوبت آجاتی ہے، کیا یہ دستور پسندیدہ ہے؟ مہر جو اکثر صورتوں میں شوہر کی مالی حیثیت سے کہیں بڑھ چڑھ کر باندھ دیا جاتا ہے، اور جس کے ادا کرنے کی نیت کبھی بھی نہیں ہوتی، کیا یہ طریقہ آپ کے مذہب میں جائز ہے؟ یہ اور اسی قسم کی رسموں، دستوروں اور رواجوں کی مکمل فہرستیں، جو شادی کے سلسلہ میں آپ کے پیش نظر ہوں گی، کیا ان میں سے کوئی بھی آپ کے خدا اور آپ کے رسول کی پسندیدہ ہوئی ہے؟ کیا ان میں سے کوئی بھی آپ کی شریعت کے مطابق ہے؟ کیا ان میں سے کسی کی بھی تائید آپ کا قانون اخلاق کرتا ہے؟ شریعت و اخلاق نہ سہی، کوئی عقلی دلیل ان کی تائید میں آپ پیش فرما سکتے ہیں؟ کوئی دنیوی و مادی نفع ان سے حاصل ہو سکتا ہے؟

رسم و رواج اور رسوم کی وجہ سے کتنی حیا سوز اور مخالفت شریعت رسمیں ان موقعوں پر انجام پاتی ہیں، ان کا ذکر یہاں تفصیل سے نہیں ہو سکتا، مگر ان رسموں کی پابندی ہر شادی بیاہ میں ضروری نہیں ہوتا - لیکن جو رسمیں عالمگیر ہو چکی ہیں، جو دستور مسلمانان ہند کے گھر گھر میں پھیل چکے ہیں، اور جن رواجوں کی پابندی پر عزت و شرافت منحصر سمجھی جاتی ہے، انکی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟ انکے لیے آپ کے ضمیر کا کیا فتویٰ ہے؟ انکی بابت آپکی عقل کیا رہنمائی کرتی ہے؟ کیا آپ کو علم نہیں، کہ کتنے گھرانے انہیں شادیوں کے موقعوں پر سودی قرض لے لے کر ہمیشہ کے لیے تباہ ہو گئے ہیں؟ کیا آپ کو واقفیت نہیں، کہ ہزاروں نوجوان جو آگے چل کر بداخلاقی و بدچلنی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ان کے دلوں میں بداخلاقی و بدچلنی کا بیج شادیوں ہی کی محفلوں میں اول اول پڑتا ہے؟ شادیوں کے سلسلہ میں دینی و دنیوی تباہی و بربادی کی سیکڑوں مثالیں آپ کی نظر سے گزر چکی ہیں، اور برابر گزرتی رہتی ہیں۔ کیا اس بڑھتے ہوئے سیلاب کی اپنی بساط و حیثیت کے موافق روک تھام کی کوشش کرنی آپ پر فرض نہیں؟ خدا کا خوف، دینی و دنیوی مصلحت اندیشی بھی، کیا آپ کو ان رسموں کے خلاف جہاد پر آمادہ کرنے کے لیے کافی نہیں؟

"م"

مراسلہ نگاروں سے گذارش

مشتاق بیگ صاحب طالب علم (رانچی):- آپکے مراسلہ "صفائی" کا شکریہ - افسوس ہے، کہ سچ کے محدود صفحات میں اسکے لیے گنجائش نہیں نکل سکتی -

عبدالغنی صاحب (دہلی) آپ کے کارڈ کا جواب ایڈیٹر صاحب کی سفر سے واپسی پر انشاء اللہ آپ کو مل جائے گا۔

شاکر صاحب (بہار) سچ میں نظمیں نہیں شائع ہوتیں، اس لیے آپ کی عنایت سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں

کھدر

چرخہ کے کتے ہوئے دیسی سوت کے کپڑوں کے استعمال سے ہندوستان، اور مسلمانوں کو جتنی بھلائیاں ہو سکتی ہیں، ان سے ملک اس وقت تک بخوبی واقف ہو چکا ہے - کھدر محض ایک کپڑے ہی کا نام نہیں، بلکہ کھدر کو تو ایک جامہ اپنی زندگی کا بنا لینا چاہیے، اور زندگی کے ہر شعبہ کو اسی جامہ کے مطابق ناپنا چاہیے - جسم پر کھدر پہن کر زبان کو اعلیٰ سے اعلیٰ غذاؤں کا خوگر رکھنا، یا اپنی حیثیت سے بڑھ کر طرز معاشرت اختیار کرنا، کھدر کا صحیح نہیں، غلط استعمال کرنا ہے - کھدر پوشی کے معنی ہی یہ ہیں، کہ زندگی کی ہر شے کھدر کی سطح پر آ جائے، ہر شے اسی پیمانہ سے ناپی جانے لگے، دل میں خود بینی، خود نمائش کے جذبات باقی نہ رہ جائیں، طبیعت میں انکسار و فروتنی پیدا ہو جائے، "خواص" و "عوام" کے درمیانی امتیازات مٹ جائیں، کھانے پینے، رہنے سہنے، ملنے جلنے، ہر شے میں سادگی بے تکلفی اور بے تکلفی پیدا ہو جائے - اقتصادی، معاشی، و سیاسی فائدوں سے قطع نظر کرکے، اخلاقی حیثیت سے بھی کھدر کی عام ترویج ہمارے حق میں نہایت مفید ثابت ہوگی -

میونسپلٹیاں، اور ڈسٹرکٹ بورڈ، ملک میں ایسی جماعتیں ہیں، جو اپنے اختیارات کے لحاظ سے سرکاری کہی جا سکتی ہیں، لیکن اپنے اندرونی معاملات میں ایک بڑی حد تک آزاد بھی ہیں - یہ جماعتیں اگر چاہیں تو کھدر کے رواج دینے میں بہت کچھ مدد کر سکتی ہیں - چنانچہ ملک اسکی کھلی شہادت

یہ معلوم کرکے دلی مسرت ہوئی، کہ حسب ذیل میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں نے اپنے زیر نگرانی مدرسوں میں چرخے کا رواج دینا منظور کر لیا ہے، اور بعض جگہ اسکا کام شروع بھی ہو گیا ہے -

احمد آباد، کوکاناڈا، پیرودانی، بنارس، لکھنؤ، اودھ کی میونسپلٹیاں

بستی، بالاسور، پوری، کٹک، جبل پور، گیا، کے ڈسٹرکٹ بورڈ -

حسب ذیل میونسپلٹیوں نے کھدر پر محصول چنگی معاف یا بہت کم کر دیا ہے -

ہردوار، اترولی، لکھنؤ، ہردوئی، سیتاپور -

حسب ذیل مجلسوں نے اپنے ہاں کے ملازمین وغیرہ کے لیے کھدر کی خریداری بہت بڑی مقدار میں کی ہے -

الہ آباد، لکھنؤ، کراچی، احمد آباد، بنارس کی میونسپلٹیاں، اور بمبئی کارپوریشن

اور رنگی، جالون، باندہ، پرتاب گڑھ، گونڈہ، سیتاپور، اور میرٹھ کے ڈسٹرکٹ بورڈ -

ملک میں ابھی صدہا میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ ایسے ہیں، جو اس فہرست میں شامل نہیں - اگر ان سب کے ممبروں کو اپنے فرض کا احساس ہو جائے، تو یہ اہم مسئلہ دم کے دم میں حل ہو سکتا ہے -

"م"

ہفتہ کا نچوڑ

دسمبر کا آخری ہفتہ، ہر سال کی طرح اس بار بھی قومی جلسوں کے لیے وقف تھا - ان سیاسی و مذہبی مجلسوں کا مرکز کانپور رہا - کانپور کے عظیم الشان جلسوں میں سب سے زیادہ قابل ذکر کانگریس اور خلافت کانفرنس ہیں - عام کارروائیاں، اور جلسوں کی تفصیلات روزانہ اخبارات کے ذریعہ سے ملک میں پھیل چکی ہیں -

کانگریس کے سلسلہ میں افسوسناک پہلو صرف یہ تھا، کہ اردو کے بجائے ہندی پر بہت زیادہ توجہ تھی - دوکانوں پر سائن بورڈ، پنڈال کے اعلانات، اور ریکنیشن کانگریس کے فارم وغیرہ سب چیزیں ہندی ہی میں تھیں - حالانکہ کانپور صوبہ متحدہ کا شہر ہے، جہاں کی عام زبان اردو ہے - استقبالیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر مراری لال، تھے جو اپنی چھپی ہوئی تقریر ارشاد فرمائی تھی، وہ صحیح و فصیح اردو میں تھی - کاش کانگریس بھی اپنی وہی زبان اختیار کر لیتی، جو اسکے صدر استقبالیہ کی تھی - کانگریس کے اجلاس میں مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی تھی - علاوہ انگریزی تعلیم یافتہ اور عام مسلمانوں کے، پنجاب اور صوبہ متحدہ کے علماء بھی شریک اجلاس تھے، لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے، کہ صوبہ کانگریس کمیٹی نیز آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جو کارکن جماعت ہے، اس میں مسلمانوں کا عنصر غائب ہے، اور اس کی ذمہ داری ہندوؤں پر نہیں، بلکہ خود مسلمانوں پر ہے، کہ وہ کیوں نہ بڑی تعداد میں شریک ہوتے -

کثرت حاضرین کے لحاظ سے کانگریس کا جلسہ اکمل کامیاب کہا جا سکتا ہے - صدر استقبالیہ اور صدر مجلس دونوں کے خطبات صدارت اچھے تھے، ترتیب کے انتظامات بھی فی الجملہ قابل تعریف تھے - جلسہ میں جو تقریریں ہوئیں، ان میں گاندھی جی، پنڈت موتی لال نہرو، اور مولانا محمد علی کی تقریریں سب سے زیادہ پسند کی گئیں - کھدر کی نمائش ہر حیثیت سے قابل قدر تھی، نمائش گاہ میں ہر وضع ہر قسم ہر رنگ کے کھدر موجود تھے - کھدر کی چادریں، کھدر کے دوپٹے، کھدر کی ساڑیاں، کھدر کے سویٹر، کھدر کے ڈبے، کھدر کے بیگ، کھدر کے بستر بند، غرض لباس سے متعلق ہر شے کھدر کی، بہتر سے بہتر اور لطیف

کی لطیف صورت میں نمودار ہی تھی۔ علاوہ بریں سینکڑوں نفیس مزاج اشخاص کی تسکین ذوق کے لیے کھدر اپنی نئی شان میں جلوہ گر تھا۔

خلافت کانفرنس کا جلسہ بجائے خود بڑے ہی کا بلیغ و قابل دید تھا۔ صرف ایک امر قابل افسوس ہوا تھا کہ جناب حضرت موہانی صاحب نے اپنے استقبالیہ خطبہ میں ایسے خیالات ظاہر کیے تھے جو صریحاً وقت کے خلاف تھے۔ بلکہ خلافت کمیٹی پر مخالف حملہ بھی تھا۔ مقام مسرت ہے کہ خلافت کانفرنس نے پوری جرأت و صداقت سے کام لے کر جلسہ مجلس مضامین میں، اور پھر کانفرنس کے عام مجمع کے سامنے، باتفاق رائے، اس افسوسناک خطبۂ صدارت سے اپنی پوری بے تعلقی کا اظہار کر دیا۔ مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام اور مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی، جنہوں نے اس موضوع پر تقریریں کیں، اور حضرت مولانا حسین احمد اور مولانا کفایت اللہ جنہوں نے اس تجویز کا مسودہ تیار کیا تھا، خصوصیت کے ساتھ شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں۔ امت اسلامیہ کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ مسائل و مقاصد کے مقابلہ میں حضرات خلفائے راشدین تک کی بر ملا نکتہ چینی کو روک دیا جاتا تھا۔ بحمد اللہ اس موقع پر بھی حضرت صاحب کی شخصیت کا بیحد احترام کرنے کے باوجود بھی قوم نے متعلق مسائل صحیح اظہار خیال کرنے سے باز نہ رہی۔ موقع سے متعلق خلافت کانفرنس نے جو تجویز پاس کی ہے، کاش ہر اسلامی انجمن سے اسکی تائید زبان اور دل دونوں سے ہوتی۔ بہر حال مجلس خلافت نے تو اس باب میں اپنا فرض ادا ہی کر دیا۔ سلطان نجد کے لیے جو مبارکباد منظور ہوئی، وہ بھی مجلس خلافت کی فرض شناسی کی ایک قوی دلیل ہے۔ مجلس نے مولانا ابوالکلام کی رہنمائی میں، جو نقشۂ عمل ایک سال کے لیے اپنے سامنے رکھا ہے، وہ گو نہایت اعلیٰ نہ ہو، تاہم جس صورت میں بھی ہے، اس لائق ضرور ہے کہ اس کے عمل میں لانے کی پوری کوشش کی جائے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے، جب خلافت کمیٹیوں کی از سر نو تنظیم ہو، جب مجلس خلافت کی رکنیت ہر مسلمان اپنے لیے ضروری سمجھے، اور جب مسلمانوں کی بڑی چھوٹی کوئی بھی بستی، بغیر اپنے ہاں خلافت کمیٹی قائم کیے، باقی نہ رہ جائے۔ خلافت کمیٹی جن مقاصد اسلامیہ کی نشر و اشاعت چاہتی ہے، انکی بابت خدا کے ہاں پرسش صرف اسکے صدر اور سکرٹری ہی سے نہیں ہوگی، بلکہ ہر کلمہ گو سے اسکی حیثیت و استطاعت کے مطابق سوال ہوگا۔

"م"

ہفتۂ علیگڈھ

کانپور کے علاوہ، علیگڈھ بھی اسی سال مسلمانوں کے متعدد سالانہ جلسوں کا مرکز تھا۔ ایجوکیشنل کانفرنس، مسلم لیگ، تعلیم کانفرنس، یونیورسٹی کانووکیشن، اردو کانفرنس، وغیرہ کے علاوہ سب سے زیادہ دھوم دھام جوبلی کی تھی۔ علیگڈھ کالج کو قائم ہوئے پچاس سال ہو چکے، اور مغربی قوموں کے ہاں دستور ہے، کہ وہ پچاس سال کے بعد جشن مسرت منعقد کرتی ہیں۔ علیگڈھ نے بھی انہیں کی تقلید میں نصف صدی کی تقریب دھوم دھام سے منانی چاہی، اور اسکے لیے بہت کچھ انتظامات تیار کیے تھے۔ لیکن [illegible] دیا، اور علیگڈھ کی روایات قدیم کی بنا پر جس غیر معمولی ظاہری شان و شوکت کی امید تھی، وہ بھی پوری نہیں ہوئی۔

جوبلی کا جلسہ بجائے خود خاصہ کامیاب رہا، اور اگر محض ایک عام تعلیم گاہ کی جوبلی کی حیثیت سے دیکھا جائے، تو کارکنان علیگڈھ کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی جا سکتی ہے۔ حاضرین کی تعداد بڑی نہ تھی، حتیٰ کہ بھی امکان پاست

کی امداد سے اچھا خاصہ ہو گیا تھا۔ لیکن اگر علیگڈھ کو اسلامی یونیورسٹی قرار دیا جائے، اور اس کی اسلامی حیثیت کو ضمنی نہیں بلکہ مستحق اہمیت سمجھا جائے، تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ اسلامیت کے شواہد، جوبلی کے کسی شعبہ میں بھی نمایاں نہ تھے۔ کیمپ میں ایک خیمہ مسجد کے نام سے بھی موسوم تھا، لیکن جو توجہ و کوشش پنڈال کی آرائش میں صرف کی گئی تھی، کاش اس کا پچاسواں حصہ بھی اس مسجد پر صرف ہوا ہوتا! خلافت کیمپ کا خیمہ سب سے زیادہ بارونق اور صحیح معنوں میں آراستہ مسجد تھی۔ جوبلی کیمپ علیگڈھ میں مسجد کی جو حالت تھی، وہ ٹھیک اسکے برعکس تھی۔ کیمپ کی عارضی مسجد کے علاوہ کالج کی جو مستقل مسجد ہے، وہ بھی باوجود اپنی وسعت و خوشنمائی کے ویرانگی کی تصویر تھی۔ ۔۔۔ کی شام کو کالج کی عمارت میں مہاراجہ الور کی پارٹی تھی، نماز مغرب کا وقت آیا، اور موذن کی پکار پر لبیک کہنے کو، مہاراجہ الور کی خاطر داریوں کے مقابلہ میں، کارکنان یونیورسٹی میں سے بجز دو تین مستثنیات کے اور کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ یہ کیفیت کسی ایک خاص وقت و موقع کے ساتھ مخصوص نہ تھی۔ کالج و جوبلی کیمپ کی مسجدوں میں، صبح و شام و رات، دوپہر، سہ پہر، ہر وقت موذن نے اللہ کا نام لے کر پکارا، اور دیکھنے والوں نے دیکھا، کہ اپنے تئیں مسلمان کہنے والوں کی جو تعداد تقریریں سننے کے لیے جمع تھی، اس کا پچاسواں حصہ بھی رب الارباب کے آگے سر جھکانے کو نہ بڑھا۔

جوبلی کیمپ میں "ویلکم" "انکوائری آفس" "ڈائننگ ہال" "محسن الملک کیمپ" وغیرہ، تمام چیزیں انگریزی حروف میں لکھی ہوئی نظر آتی تھیں۔ کانپور کانگرس میں اگر ہندی حروف کی کثرت تھی، تو علیگڈھ جوبلی میں انگریزی کی۔ غریب اردو کے ساتھ جیسی بے التفاتی کانگرس کیمپ میں تھی، ٹھیک اسی درجہ کی جوبلی کیمپ میں بھی تھی۔ جوبلی پنڈال کے اندر داخل ہوتے ہی جن چیزوں پر نگاہ پڑتی تھی وہ مشاہیر علیگڈھ کی تصویریں تھیں، اردو کے چند اشعار تھے، اور فن ہیئت سے متعلق کچھ نقشے تھے، اور بس۔ حالانکہ کارکنان یونیورسٹی خوب جانتے ہیں، کہ آیات قرآنی، اور احادیث نبوی میں بھی علم و تعلیم کی فضیلتیں مل سکتی ہیں، اور آرائش و زیبائش کا کام ان سے بھی لینا ممکن تھا۔ کاش یونیورسٹی کے مسلمان ارکان سنجیدگی سے اس صورت حال پر غور فرمائیں، اور اپنے دل میں خود ہی انصاف کریں، کہ جوبلی کو ایک "مسلم" یونیورسٹی کی جوبلی کس معنی میں اور کس حیثیت سے کہا جانا صحیح ہوگا۔

مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ عبرت کی گھڑی وہ تھی جب الور کے ہندو رئیس کے سامنے مسلم یونیورسٹی کے مسلمان پرو وائس چانسلر نے شعبۂ دینیات سے متعلق اپنی ناداری کا اظہار کیا، اور اس عالی حوصلہ ہندو رئیس نے آٹھ ہزار سال کی رقم پانچ سال تک کے لیے خاص اسی مد میں دینے کا اعلان کر دیا! اور ہزارہا مسلمانوں نے ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ اس عطیہ پر شکریہ و مسرت کی آوازیں بلند کیں! ع

استوار دیکھ کر اب دشمنوں سے بھی
کہتا ہوں انکے ملنے کی کچھ تم دعا کرو!

علیگڈھ اگر آج بھی مسلمانوں کا ہو جائے، تو مسلمان بھی فوراً علیگڈھ کے ہو جانے کو تیار ہیں۔

"م"

ملک کی آزادی

چند روز ہوئے، قومی اجتماعات کے سلسلہ میں

ایک مختصر مجلس کے سامنے جس میں قوم کے بعض ممتاز افراد اور رہنما شامل تھے، یہ تجویز پیش ہوئی، کہ ممالک اسلامیہ سے تعلق رکھنا اور انکی حفاظت و آزادی کی کوشش کرنا، اگرچہ مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے، لیکن آزادی ہند کی جد و جہد اس پر بھی مقدم ہے۔ یہ تجویز پیش کرنے والے ہندوستان کے ایک مشہور عالم و رہنما تھے، اور ان کی تائید پبلک کی بڑی جماعت تھی، جسکے بعض افراد کا شمار ملک کے مشہور علمائے دین میں ہے۔

کسی قوم میں جب مذہب سے عدم دلچسپی پیدا ہونے لگتی ہے، تو خیالات میں اکثر بے اعتدالیاں پیدا ہو جاتی ہیں، چنانچہ اسی قسم کی بے اعتدالی کی مثال یہ خیال بھی ہے، کہ ہندوستان کی آزادی کو حجاز کی آزادی پر مقدم سمجھ لیا جائے۔ ہندوستان کی آزادی بے شبہہ ہر مسلمان کو دل و جان سے عزیز ہونی چاہیے، اسکے لیے پوری کوشش کرنی چاہیے، یہاں تک کہ آج جس مسلمان کے دل میں یہ ولولہ نہ موجود ہو، اُسے اپنے ایمان کی پختگی میں شک کرنا چاہیے۔ تاہم ہر فرض برابر درجہ کا نہیں ہوتا، بلکہ فرائض کی اہمیت میں بھی ترتیب و تدریج ہوتی ہے۔ وضو بجائے خود ایک فرض ہے، اور نماز کی شرط بھی ہے، لیکن یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ وضو اپنے مرتبۂ اہمیت میں نماز سے افضل یا مقدم ہے۔ ہندوستان پر آج جو حکومت قبضہ کیے ہوئے ہے، اُسی سے آزادی عرب کے لیے بھی سب سے زیادہ خطرہ ہے، اور ہندوستان اگر آج آزاد ہو جائے تو عرب کے لیے بھی یہ خطرہ تقریباً مٹ جائے، اس لیے ہندوستان کی آزادی کو حجاز کی آزادی کا مقدمہ یا زینہ کہنا بالکل درست ہوگا، اور اس حیثیت سے آزادی ہند کے لیے جس قدر بھی کوشش کی جائے، سب باعث اجر ہوگی۔ لیکن اسکے یہ معنی لینے کسی طرح بھی درست نہ ہوں گے، کہ مسلمان کے عقیدہ میں آزادی ہند، آزادی حجاز پر مقدم و افضل ہے۔ حجاز دنیائے اسلام کا مرکز ہے، جسم اسلام کا قلب ہے۔ مرکز کی آزادی گوشوں کی آزادی پر یقیناً مقدم ہے۔ قلب کی صحت سارے جسم کی صحت سے بڑھ کر ہے۔

مسلم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے خدا کا ایک کلام اپنی بالکل محفوظ صورت میں موجود ہے۔ خدا کے ہاں سے آئے ہوئے الہامات و پیامات اور بھی بہت ہیں، لیکن خالص بے آمیز، و محفوظ صورت میں صرف قرآن ہے۔ اسکی عملی تفسیر و عملی تفصیل کے لیے ایک پیمبر کی روش زندگی موجود ہے۔ دنیا میں پیمبر بیشمار آئے، لیکن سب سے زیادہ جامع، کامل و مفصل نمونہ صرف آخری پیمبر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زندگی کا موجود ہے۔ ٹھیک اسی طرح خدا کی زمینیں سب ہی ہیں، لیکن ایک زمین، اللہ کے سپاہیوں، اللہ کے باغیوں کے نہیں، بلکہ اللہ کے مطیعوں (فرماں برداروں)، اللہ کے رضا کاروں کے لیے مخصوص ہو چکی ہے، اور اُس کا نام ارض حجاز ہے۔ وہ بادشاہوں کی ملک نہیں، امیروں کی جاگیر نہیں، رئیسوں کے قبضہ کی چیز نہیں، وہ خالصۃً خدا والوں کی جاگیر ہے۔ کافر کا تو وہاں گزر تک نہ رہے، وہ تو ناپاک ٹھیرے، پر کسی مسلمان کا بھی بحیثیت امیر و بادشاہ کے قبضہ رکھنا ایک لمحہ کے لیے نہیں جائز ہو سکتا۔ وہ پاک زمین جس پر اللہ کے خلیل نے اپنے ہاتھ سے اُس کی عبادت کا گھر بنایا، وہ پاکیزہ خطہ جس کو اللہ کے عبد کامل نے ۵۳ سال تک اپنے وجود با برکت سے مشرف رکھا، صرف اس قابل ہے کہ اُسکی خدمت کی جائے، اور وہاں سے تمام عالم کے لیے احکام حاصل کیے جائیں۔ اس مقدس سرزمین کی آزادی کو کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لیے خطرہ میں دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کی آزادی بے شبہہ ہمیں نہایت درجہ عزیز ہے، اور ہونی چاہیے، اسکے لیے ہمیں پوری جد و جہد کرنی چاہیے، ترکی، مصر، افغانستان، وغیرہ تمام ممالک اسلامیہ کو ہم آزاد ہی دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن سرزمین حجاز! وہ سرزمین جس کا ایک ایک ذرہ ہمیں تمام عالم سے زیادہ عزیز ہے، وہ سرزمین جسکے ایک گوشہ پر دنیا کی کروڑوں سلطنتیں، اور سیکڑوں تخت و تاج قربان ہیں، اس عزیز ترین سرزمین کی محبت، اُسکی آزادی کا سودا، اُس کی حفاظت کا جنون،

دشوار بدست آید و ارزاں نخرم!

م

ایک خط

سچ کے پڑھنے والے ایک بھائی، جنھوں نے خدا معلوم اپنے تئیں گمنام رکھنا کیوں پسند فرمایا ہے، ۱۰۔ دسمبر کو بارہ بنکی سے ایڈیٹر سچ کے نام ایک عنایت نامہ صادر فرماتے ہیں، اور عنایت حسن ظن سے ایڈیٹر کو ایسے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں، جن کا وہ اپنے تئیں کسی طرح بھی اہل نہیں پاتا۔ اسکے بعد انکی تحریر کے ضروری حصے حسب ذیل ہیں:-

سچ کے ساتھ مجھے جس قدر دلچسپی ہے، اور جس درجہ اسکا قدر دان ہوں، ناقابل بیان ہے۔ بے شک کہ اس سے زیادہ مفید و دلچسپ پرچہ میں نے تو آج تک کوئی رسالہ نہیں دیکھا...... بحیثیت ایک خریدار کے اگر جناب اجازت دیں تو میں کہہ سکتا ہوں، کہ اس میں بھی آپ اپنے ایک مضمون خاص، اور ایڈیٹوریل کے علاوہ، ابو الکلام، سید سلیمان، احسان، سید عباسی، عبد الرزاق، ظفر الملک صاحبان وغیرہ کو مجبور کیجیے کہ وہ مہینہ میں کم از کم ایک مضمون سچ کے لیے مخصوص کر دیں...... ظفر الملک صاحب کو مجبور کیجیے کہ وہ بھی کچھ نہ کچھ لکھا کریں۔ اسلام اور رواداری والا عنوان بھی مستقل قائم کر دیجیے۔ نیز اپنے سوا کسی اور کا مضمون اُس وقت تک شائع ہی نہ کیجیے جب تک کہ اس میں کوئی خاص دلکشی اور دلچسپی آپ خود نہ ملاحظہ فرمالیں......

دوسری درخواست یہ ہے کہ سچ کو اخبار کے بجائے رسالہ ہی رہنے دیجیے، خبروں کے اہتمام کے بجائے مضامین کو وسعت دیجیے۔ والسلام

یکے از خریداران سچ۔

اپنے ان غیر معلوم بھائی کی محبت و توجہ فرمائی کا دلی شکریہ۔ لیکن اتنی رواداری انھیں بھی پیدا کرنی چاہیے، کہ اگر پرچہ کا ہر مضمون ٹھیک انکے مذاق کے موافق نہ ہو، تو خفا نہ ہوں، اور اس امر کو فراموش نہ فرمائیں کہ ہر مذاق اور سب کی پسند متحد نہیں ہو سکتیں۔ جن صاحبوں کو وہ بعض مضمون نگاری پر مجبور کرانا چاہتے ہیں، ممکن ہے کہ وہ سب بھائی انھیں سے کچھ مولویاں حاصل کرنے پر ... انکی جس عبارت کو ذرا حذف کر دیا گیا ہے، کاش اس پر ان حضرات کی نظر نہ جائے جن کے اسمائے گرامی انھوں نے تحریر فرمائے ہیں۔

م

گاندھی جی کے روزے

گاندھی جی بہت سے دنوں کا سکوت قائم رکھا کرتے ہیں، ہر ہفتہ ایک یا دو روزے رکھا کرتے ہیں، اور سفر تک میں اپنے اس معمول میں فرق نہیں آنے دیتے۔ پھر جب وہ ضرورت سمجھتے ہیں، تو بعض بڑے طویل روزے رکھ ڈالتے ہیں، چنانچہ ابھی پانچ چھ سال ہوا انھوں نے تین ہفتے کا بڑا طویل روزہ رکھا تھا، جسکی یاد اب تک تازہ ہوگی، اور ایک ہفتہ کا روزہ ابھی چند روز ہوے رکھ چکے ہیں۔ ان طویل روزوں کے درمیان کبھی کبھی پانی کی تھوڑی مقدار پی لیتے

انھوں نے جائزہ لکھی ہے، انکے نزدیک جسم و روح دونوں کی بہت سی بیماریوں کا سب سے بہتر علاج روزہ ہے۔ چنانچہ ٹائمز آف انڈیا کے ایک پرچہ میں لکھتے ہیں کہ جب انسان کو قبض ہو، یا جسم میں زائد خون کم ہو گئی ہو یا حرارت یا گرمی ہو یا ہرنی کی شکایت ہو یا درد سر ہو یا بیرونی معدہ ... یا ضعف باہ ... زیادہ ہو، بلڈ پریشر کی زیادتی ہو، یا ذیابیطس ہو یا پھر زندہ رہنے کی ضرورت سے زیادہ ہو تو ان تمام خرابیوں کا بہترین علاج روزہ ہے۔

اسی پرچہ میں طویل روزہ رکھنے والوں کیلئے اپنے تجربہ کی بنا پر ہدایات ذیل بھی تحریر فرماتے ہیں :-

(۱) روزہ کے شروع سے اپنی قوت محفوظ رکھو، اور ادھر ادھر منتشر نہ کرو۔
(۲) روزہ کی حالت میں کھانے کا خیال بھی چھوڑ دو۔
(۳) پانی جوش دیکر اور چھان کر ٹھنڈا کر کے رکھو اور جس قدر چاہو تھوڑی تھوڑی مقدار میں ..... خواہ سادہ خواہ نمک اور سوڈا ملاکر پیتے رہو۔
(۴) گرم اسفنج سے روز جسم کو صاف کرتے رہو۔
(۵) قبض دور کرنے کیلئے روزانہ عمل لیتے رہو۔ کثافتیں اس کثیر مقدار میں خارج ہوں گی کہ دنگ رہ جاؤ گے۔
(۶) جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا میں سویا کرو۔
(۷) صبح کو دھوپ میں سب کپڑے اتار کر بیٹھ جایا کرو۔
(۸) دماغ میں روزہ کا خیال برے سے نہ لاؤ۔
(۹) روزہ سے تمہاری غرض جو کچھ بھی ہو، اس تمام وقت میں برابر اپنے خالق کا دھیان کرتے رہو، نیز اس کا کہ اپنے خالق اور اس کی مخلوقات سے کس قسم کا تعلق رکھتے ہوئے ہو۔ ایسی ایسی حقیقتیں تم پر اس زمانہ میں منکشف ہوں گی، جن کی جانب پہلے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

کھانا صرف اسی حالت میں کھانا چاہیے، جب واقعی بھوک محسوس ہو رہی ہو اور جب کھانے کے واسطے محنت و مشقت کر چکے ہو۔ "م"

جنگ کی تیاریاں

ہندوستان چلا رہا ہے، کہ سرکاری ٹیکس روز بروز بڑھتے جاتے ہیں، اسے کیا خبر کہ سرکار برطانیہ کو جنگی تیاریوں پر ہر سال کتنا خرچ کرنا ہوتا ہے۔ جنگ یورپ کے سلسلہ میں بہت سے واقعات و اعداد ینگ انڈیا کے حوالے سے پچھلے نمبروں میں دیے جا چکے ہیں، اس وقت پھر اسی ذریعہ سے ذیل کے اعداد پیش کیے جاتے ہیں۔ جنگ یورپ سے قبل بغرض حفظ جنگ کی بنا پر یورپین طاقتوں کے مصارف فوج، ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء تک حسب ذیل تھے:-

	فوج بری	فوج بحری	میزان
جرمنی	۵۵۱۵ پونڈ	۲۱۴۴ پونڈ	۷۶۵۹ پونڈ
آسٹریا	۲۸۲۵	۴۶۴	۳۲۸۹
اٹلی	۱۹۳۴	۹۵	۲۸۸۶
میزان ٹرپل الائنس	۱۱۷۶۶	[illegible]	۱۵۴۳۳
روس	۹۳۲۸	۱۶۴۴	۸۹۰۷
فرانس	۴۹۴	۱۹۹۴	۹۹۰۴
برطانیہ	۴۹۰	۴۴۹۰	۱۳۰۶۴
میزان ٹرپل اینٹنٹ	۱۶۵۰۹	۶۱۹۳	۲۲۷۰۲

یہ مصارف قبل جنگ عظیم کے ہیں۔ اس اعداد سے اندازہ ہو سکتا ہے، کہ جنگ عظیم کے بعد مصارف فوج کس حد تک پہنچ گئے ہوں گے! "م"

مسلمان لڑکی کا حق

پچھلے نمبر کے "سچی باتیں" کے ذیل میں مسلمان لڑکیوں کے حقوق شرعی کے غصب ہو جانے پر جو کچھ لکھا گیا تھا، خوشی کی بات ہے، کہ اسکی تائید جناب راشد الخیری دہلوی نے اپنے قلم و زبان سے فرمائی ہے۔ حضرت راشد الخیری، اُردو کے ایک موثر افسانہ نویس، اور صحیح اسلامی اصول پر حقوق نسواں کے زبردست و سرگرم وکیل ہیں۔ رسالہ عصمت کے جنوری نمبر سے معلوم ہوا کہ دسمبر میں انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ اجلاس کے موقع پر موصوف نے اس عنوان پر ایک پرزور تقریر ارشاد فرمائی تھی، جس سے حاضرین متاثر ہوئے۔ تقریر مذکور عصمت میں شائع بھی ہوئی ہے۔ راشد صاحب کے قلم میں خدا نے درد و اثر دیا ہے، اگر اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر وہ اپنے کسی آئندہ ناول کا پلاٹ ترتیب دیں، تو انکے بہت سے مفید و قابل قدر ناولوں کی فہرست میں ایک جدید عنوان کا اضافہ ہو جائے گا۔ آگرہ اور پنجاب اور دو مقامات میں خصوصیت کے ساتھ اس باب میں احکام شریعت کی توہین کی جاتی ہے۔ ندوہ، دیوبند کے دارالعلوم، اور انجمن حمایت اسلام پنجاب کے دارالحکومت میں ہے۔ اگر یہ دونوں انجمنیں کچھ روز تک قوت و استقلال کے ساتھ اپنی توجہ کو اس مسئلہ پر قائم رکھیں، تو امید قوی ہے، کہ بہت سے تاوان بجانی راہ راست پر آجائیں گے۔ یہ کوئی اختلافی و نزاعی مسئلہ نہیں ہے، محض ایک مسلم و متفقہ حکم شریعت کو عملاً نافذ کرانا ہے۔ مولانا احسان اللہ عباسی گورکھپوری نے مدت ہوئی الفرائض کے نام سے ایک مستقل کتاب اسی موضوع پر شائع کی تھی، جس میں قانونی و شرعی دونوں پہلوؤں سے بہت دلچسپ بحث موجود ہے، ضرورت ہے، کہ وہ بھی ایک مرتبہ پھر ادھر متوجہ ہوں۔ "م"

سچ کی پہلی جلد

۱۹۲۵ء کی چند مکمل جلدیں دفتر میں رکھ لی گئی تھیں۔ اب انہیں ٹیپ کرا کے ان کی جلد بندی کرا لی گئی ہے۔ جو صاحب چاہیں منگا لیں، قیمت [illegible]

۱۹۲۵ء کے کچھ متفرق پرچے بھی موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو درکار ہوں تو ایک آنہ فی پرچہ کے حساب سے منگا لیں۔

نمبر ۴ نمبر ۵ نمبر ۲۵ اور نمبر ۳۰ کا کوئی پرچہ موجود نہیں ہے اور نمبر ۵ نمبر ۱۲ نمبر ۱۶ نمبر ۲۱ نمبر ۲۲ نمبر ۲۳ نمبر ۲۴ نمبر ۲۶ اور نمبر ۲۹ صرف چند ہی پرچے ہیں۔ جن اصحاب کی فرمائش پہلے وصول ہوگی ان کو بھیجے جائیں گے۔

مہتمم اخبار سچ لکھنؤ

"وہابی" کا جدید مفہوم

(حضرت "قریشی" کے قلم سے)

"وہابی" کا لفظ ہندوستان میں بہت کچھ نفاق و جدال کا باعث بن رہا ہے۔ چونکہ مسلمانوں میں بہت کم لوگ تحقیق و تدقیق کے شائق ہیں، اس لیے میرے دل میں مدت سے یہ خیال جاگزیں تھا، کہ اس عجیب و غریب لفظ کے متعلق اپنے خیالات ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کردوں۔ ممکن ہے کہ اس سے جدال و قتال کے سلسلہ میں کچھ تخفیف واقع ہو سکے۔

آج سے پندرہ سال پیشتر "وہابی" کا لفظ نفرت، حقارت، بے عزتی، بے دینی، اور بدترین تمسخر و استہزا کا مترادف تھا۔ کسی کو "وہابی" کہنے کے یہ معنی تھے کہ وہ شخص بدعقیدہ، بے دین، اور بے ادب ہے جس طرح قدیم زمانہ میں آریہ نسل کے لوگ ہندوستان قدیم کے باشندوں کو نفرت و حقارت کی وجہ سے "داسش"، "ملیچھ"، اور "ناگ" وغیرہ کے قابل نفرت لفظ سے یاد کیا کرتے تھے، اسی طرح ہندوستان کے مذہبی اور مقدس صاحب اپنے میں سے بدعقیدہ اور بے دین کو "وہابی" کے قابل نفرت لفظ سے پکارا کرتے تھے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں یہ لفظ بھی اپنے اندر بہت کچھ ذلت و حقارت کا سرمایہ رکھتا تھا۔

ہندوستانی "وہابیوں" کے حریف بیان کرتے ہیں، کہ "وہابیوں" کا جد امجد عبدالوہاب نجدی تھا۔ عبدالوہاب نجدی کے متعلق یہ الزام لگایا جاتا ہے، کہ وہ قبروں، مزاروں، اور خانقاہوں کے علاوہ آثار قدیمہ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اور اس نے اپنے غلبہ کے دوران میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اکثر متبرک مقامات کو منہدم کردیا تھا۔

عبدالوہاب نجدی اور اس کی تحریک پر جس قدر عجیب و غریب الزامات عائد کیے جاتے ہیں، وہ تاریخی طور پر خواہ کس قدر ہی غلط ہوں، لیکن یہ واقعہ ہے کہ "وہابیوں" کے دشمنوں نے ان امور کو ہمیشہ امر واقع کی حیثیت سے اپنے مخالفین کے خلاف استعمال کیا ہے۔ اور ایک وقت ہندوستان میں لفظ "وہابی" کا مفہوم ہی یہ سمجھا جاتا تھا کہ "وہابی" اس خاص فرقہ کا نام ہے جو مقامات مقدسہ اور آثار قدیمہ کا دشمن ہو، جو مساجد و مآثر کو گرانے اور اولیاء اللہ کی کرامت سے انکار کرے۔

چند سال پیشتر "وہابی" کے لفظ نے بہت ہی خوفناک صورت حالات پیدا کرلی تھی، اور وہابیوں کے متعلق عام طور پر حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جاتا تھا۔

(۱) وہابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت "بڑے بھائی" کے برابر سمجھتے ہیں۔
(۲) وہابی اولیاء اللہ کے منکر ہیں۔
(۳) وہابی مدینہ منورہ کو ایک بتخانہ خیال کرتے ہیں۔
(۴) وہابیوں کے نزدیک مقابر و مزار کا گرانا کار ثواب ہے۔

ان الزامات کی بنا پر "وہابیوں" پر کفر کا فتوے لگ چکا تھا۔ اہل سنت کی مساجد میں انہیں اور ان کی نماز کی اجازت نہ تھی۔ اگر وہ مساجد جاکر وہابی نماز ادا کرے، پانی سے دھلوا دی جاتی تھیں۔ اور بعض اوقات علمائے اہل سنت ان کے خلاف اس قدر تشدد استعمال کرتے تھے کہ جن مساجد میں "وہابی" داخل ہو جاتے، ان کا فرش تک اکھڑوا دیا جاتا تھا۔

دوسری طرف ان وہابیوں کی حالت بھی عجیب تھی، یہ لوگ خود "وہابی" کے لفظ سے بے حد متنفر تھے۔ اکثر مرتبہ "وہابی" کہنے پر وہابیوں اور سنیوں میں لڑائی ہو جاتی تھی۔ اور حالات زمانہ کے مطابق قلیل التعداد وہابیوں کو ہمیشہ یہ فکر دامنگیر رہتا تھا کہ ان سے "وہابی" ہونے کا الزام ٹل جائے۔ انہوں نے اکثر مرتبہ "وہابی" کے لفظ پر عدالتوں میں ہتک عزت کے دعوے دائر کیے ہیں اور اپنے متعلق عدالتی فیصلہ حاصل کیا ہے کہ انہیں "وہابی" کہنا قانوناً قابل اعتراض ہے لیکن باوجود "وہابی" کا شور کسی زمانہ میں کم نہیں ہوا۔ وہ اعتراض کرتے رہے اور لوگ انہیں وہابی کہتے رہے۔ تا آنکہ تحریک خلافت شروع ہوئی، مجاہدین ملت سربکف میدان میں آ کھڑے ہوئے۔ "اتحاد" کے فلک بوس نعروں نے فرقہ وارانہ تحریکات کو دبا لیا، اور حنفی اور وہابی بزرگوار خلافت پلیٹ فارم پر ایک فضا اس طرح بغلگیر ہوئے کہ گویا ان میں کوئی تفریق و امتیاز ہی موجود نہ تھا۔

آج کل نجد و حجاز کے جدید مسئلہ سے وہابی تفریق از سر نو زندگی حاصل کرنے لگی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ لفظ "وہابی" کا مفہوم بہت کچھ بدل گیا ہے۔ ہمارے زمانہ میں جن لوگوں کو "وہابی" کہا جاتا ہے، وہ ان وہابیوں سے بہت کچھ مختلف ہیں جن کا مسجدوں میں داخلہ ممنوع تھا اور جن کے متعلق بیان کیا جاتا تھا کہ وہ اولیاء اللہ کی کرامت کے منکر ہیں۔ ہندوستان کے اکثر شہروں میں ایک مخلوق آباد ہے، لمبی لمبی داڑھیاں ہوتی ہیں، چھوٹی چھوٹی مونچھیں، ٹخنوں سے اونچا پاجامہ۔ "یا رسول اللہ" نہیں کہتے، ختم درود کے قائل نہیں ہیں۔ نماز میں "رفع یدین" کرتے ہیں، اور جب امام "ولا الضالین" کہتا ہے، تو وہ نہایت بلند آواز سے کہتے ہیں "آمین"۔ الغرض ظاہری اعمال شریعت کے مطابق ہیں۔ یہ جماعت ہر جگہ مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے کوئی انہیں غیر مقلد کہتا ہے، کوئی وہابی، کوئی نجدی، کوئی اہلحدیث اور کوئی موحد، ہماری اپنی تحقیق یہ ہے، کہ انہیں "وہابی" نہ کہنا چاہیے۔ ان اصحاب کو اپنے پسندیدہ خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب کرنا رفع نزاع کی ایک احسن صورت ہے۔

"وہابی" کے لفظ نے گذشتہ دو تین سال میں جو نیا مفہوم قبول کیا ہے، ہماری نظر میں اس کے حدود کی محافظت کا اقتضا یہ ہے کہ "اہلحدیث" اور "وہابی" کے لفظ میں تمیز کی جائے۔ اس وقت "اہلحدیث" اور "وہابیت" دو مستقل اور جداگانہ تحریکات ہیں۔ اور آج ان دونوں تحریکوں کے مابین کوئی وجہ اشتراک موجود نہیں۔ "اہلحدیث تحریک" قدیم فقہاؤں، خشک زاہدوں، اور ظاہر بینوں کی تحریک ہے، اور اس کا تعلق چند ظاہری وظائف و اعمال کی ادائیگی سے ہے۔ مگر "وہابی تحریک" کی بنا انگریزی حکومت کی مخالفت پر ہے۔

اہلحدیث کا تاریخی تعلق ابن حزم سے ہے۔ آج دنیائے اسلام میں بکثرت ایسے مسلمان پائے جاتے ہیں جنہوں نے اسلام کے ظاہری امتیاز اور خارجی ہیئت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ آپ ان لوگوں کو "ادائے نماز" کے لیے کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم دل کی نماز ادا کرتے ہیں۔ روزہ کے لیے کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ دل کا روزہ رکھنا چاہیے نہ کہ پیٹ کا۔ انہوں نے فرائض ظاہری سے بچنے کے لیے یہ شور مچا رکھا ہے کہ قرآن پاک کے دو معنے ہیں

۔۔۔ ارباب ظاہر کے لیے ۔ ۔ ۔ اور ارباب باطن کے لیے ۔ وہ تمام مذہبی فرائض کو امن کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ اور انھوں نے کمال جہالت و سفاہت سے اسلام ایک کے ظاہری امتیازات کو نیست و نابود کر دیا ہے ۔ اگر باطنی تحریک کی دیا دستی اختیار کر لیتی ، تو اس میں کچھ شک نہیں کہ دین محمدی کے اعمال و وظائف میں ایک بہت بڑا فتور واقع ہو جاتا ۔ باطنی تحریک کے غلو و افراط کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ علماے ظاہر کا ایک گروہ پیدا ہو جاتا جو ان کے مقابلہ میں اعمال ظاہر پر ضرورت سے زیادہ اصرار کرتا ۔ میری تحقیق یہ ہے کہ اہل حدیث تحریک باطنی تحریک کا رد عمل ہے ۔ اگر ہم اہلحدیث تحریک کا دقت نظر سے مطالعہ کریں اور اس تحریک کے علمبرداروں کے حالات کو دوبارہ اعصار میں آزمائیں ۔ تو معلوم ہوگا کہ آج ان لوگوں میں ظاہر پرستی کا عنصر بہت غالب ہے ۔

آج اہل حدیث علما اور عوام کی کیا حالت کیا ہے ؟ اور انکی فرصت حیات کن مسائل کی تحقیق و تدقیق میں بسر ہوتی ہے ؟

(۱) مسواک کتنی لمبی ہونی چاہیے ؟

(۲) نماز کے وقت پاؤں کے درمیان کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے ؟

(۳) ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن کس ترتیب سے اُتروانے چاہیں ؟

(۴) نماز کی حالت میں ہاتھ کہاں باندھنے ضروری ہیں ؟

(۵) تراویح ۲۰ رکعت پڑھنی چاہیے یا آٹھ ؟

(۶) آمین ، رفع یدین ، مسح وغیرہ کے جھگڑے ۔

ارض القرآن

(حصہ اول) عرب کا قدیم جغرافیہ ۔ عاد و ثمود ، سبا ، اصحاب الایکہ ، اصحاب الحجر ، اصحاب الفیل کی تاریخ اس طرح لکھی گئی ہے جس سے قرآن مجید کے بیان کردہ واقعات کی یونانی ، رومی ، اسرائیلی لٹریچر اور موجودہ آثار قدیمہ کی تحقیقات سے تائید و تصدیق ثابت کی ہے ۔ قیمت عہ

(حصہ دوم) اقوام قرآن سے مدین ، اصحاب الایکہ ، قوم ایوب ، بنی اسمٰعیل ، اصحاب الرس ، اصحاب الحجر ، بنو قیدار ، انصار ، و قریش کی تاریخ ، اور عرب کی تجارت ، زبان ، مذہب پر تفصیلی مباحث ۔ قیمت ۲؍

جدید دنیاے اسلام

گذشتہ نصف صدی کے اندر آہستہ آہستہ اور محاربہ یورپ کے بعد ان میں اور اسکے بعد سرعت و تیزی کے ساتھ اسلامی ممالک میں جو حرکت و بیداری کے آثار نمایاں ہوے ہیں ان کی بنا پر امریکہ کے ماہر سیاسیات ڈاکٹر لوتھراپ اسٹاڈرڈ نے یہ کتاب مرتب کی ہے جس میں ممالک اسلامی کے باشندوں کے حالات پر معاشرتی ، مذہبی ، تمدنی ، سیاسی و اقتصادی پہلوؤں سے بحث کرکے اُن کے موجودہ رجحانات ، تخیل ، اور مطمح نظر کے اسباب و علل کا پتہ لگانے کی کوشش کی ہے ۔ کتاب کا ترجمہ مولوی جمیل الدین صاحب بی اے (علیگ) نے بلیغ و سلیس و محاورہ اردو میں کیا ہے حجم ۴۰۰ صفحے سے زاید قیمت عہ

ملنے کا پتہ :- الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

محرم اور اسلام

نمبر (۱۷)

علماے بریلی و بدایوں

استفتاء ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بنابر شوکت و دبدبہ اسلام تعزیہ بنانا اور نکالنا و علم و بیرق وغیرہ نکالنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب ۔ علم ، تعزیہ ، بیرق ، مہندی جس طرح رائج ہیں ، بدعت ہیں ۔ اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی ۔ تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روائی سمجھنا جہالت پر جہالت ہے ، اور اس سے منت ماننا اور حماقت ۔ اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ۔ مسلمانوں کو ایسے حرکات جہالت سے باز آنا چاہیے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مہر) فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ (بریلی)

تعزیہ بنانا بدعت ، اس سے شوکت و دبدبہ اسلام نہیں ہو سکتا ۔ مال کا ضایع کرنا ہے ۔ اسکے لیے سخت وعید آئی ہے ۔ مسلمانوں کو ان دونوں باتوں سے خدا محفوظ رکھے ۔ آمین ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا خاں البریلوی النوری البرکاتی عفی عنہ ۔

ہذا الجواب صحیح ۔ فقیر حسنین احمد عفی عنہ بہنوری

ان بدعات میں مال کا ضایع کرنا ہے مسلمانوں کو بچنا چاہیے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مہر) امجد علی اعظمی مدرس مدرسہ اہل سنت ۔ بریلی ۔

امور بدعت و تضییع مال سے احتراز لازم ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مہر) فقیر نواب مرزا قادری البریلوی

مطابق تحقیق محققین اہل سنت ، تعزیہ ، علم ، بیرق بنانا نکالنا درست نہیں ۔ علماء صالحین معتبرین نے اسکو ہمیشہ سے ناپسند رکھا ہے ۔ بالخصوص اسکا دفن کر دینا ، کہ یہ اسراف مال ہے ۔ کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا ۔ ناجائز فعل سے اگر شوکت اسلام قصد کی جائے جب بھی وہ فعل جائز نہ ہوگا ۔ ماتم کا کام ہے ، اور درحقیقت لہو و لعب کھیل کود اور تماشہ ہے ۔

محمد حبیب الرحمٰن القادری الحنفی (بدایوں)

الجواب صحیح — محمد عبد المقتدر القادری مدرسہ قادریہ (بدایوں)

صح الجواب — فضل احمد الحنفی قادری عفی لہ (بدایوں)

الجواب صحیح — محمد حافظ بخش عفی عنہ ۔

محمد ابراہیم الحنفی القادری غفر لہ مفتی بدایوں ۔

اقول فی الجواب اللہ تعالیٰ الموفق للصواب ۔ عشرہ محرم الحرام میں جو امور مروج فی زماننا ہیں ، وہ خلاف کتاب الٰہی و سنت حضرت رسالت پناہی ہیں ۔ و نیز ائمہ دین و علماے معتبرین سے سلف سے خلف تک کوئی ان امور کے جواز کا قائل نہ ہوا ۔ پس چاہیے اہل اسلام پر لازم ہے کہ ایسے امور کے ارتکاب سے احتراز کریں ورنہ ثواب کے بدلے سخت گناہ و عتاب کے مستحق ہونگے ۔ واللہ اعلم بالصواب

سید دیانت حسین مدرس اول مدرسہ شمس العلوم بدایوں

گشت پندرہ روپیہ یا زائد کی خریداری پر نصف محصول معاف — بسم اللہ الرحمن الرحیم — گشت بیس روپیہ کی خریداری پر پورا محصول معاف

آرڈر بھیجئے!

مسلمانوں کے پڑھنے کی کتابیں

اردو مکمل ۱۱

تصوف

یادگار روشنگیر۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مشہور تصنیف الطالبین کا ترجمہ جو طالبین کو سیدھی راہ بتاتی ہے۔ ۱۰
الفیض الربانی و الفیض الرحمانی۔ حضرت غوث پاک کے مواعظ کا ترجمہ جن کو سنکر لاکھوں مسلمان ہوگئے۔ قیمت ۱۰
مرصاد العباد۔ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ نے تصنیف کی میں سلوک و طریقت کے بیان میں لکھی۔ قیمت ۱۰
سیر الاولیاء۔ یعنی مجموعہ ملفوظات حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین چشتی قدس سرہ العزیز۔ قیمت ۱۰
اکسیر ہدایت۔ امام غزالی کی مشہور کتاب جو اسلام کی بتائی ہوئی سیدھی راہ بتاتی ہے۔ قیمت ۱۰
عزیز القلوب امام غزالی کی وہ کتاب جس میں تمام اخلاق کے تمام شعبوں کا بیان اور ہے کتاب سنت درج ہے۔ ۱۰
ہشت بہشت۔ یعنی خواجگان چشت کے ملفوظات جن کے مطالعہ سے نور ایمان حاصل ہوگا۔ قیمت ۱۰
کشف المحجوب۔ حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری معروف بداتا گنج بخش کی مشہور کتاب ہے۔ قیمت ۱۰
مکتوبات مجدد الف ثانی۔ اسلام کی سچی اور پاکیزہ تعلیم چاہتے ہو تو ان خطوط کا مطالعہ کرو۔ قیمت ۱۰
مقاصد السالکین۔ تصوف کی تعلیم کا اصلی مدعا اور فلاح دارین حاصل کرنے کے عملی طریقے۔ قیمت ۱۰
تصوف اسلام (از مولوی عبدالماجد بی اے) جس میں اولیائے عظام کے اسلامی تصوف کا علم ملتا ہے۔ قیمت ۱۰
نفحات الانس۔ مولانا جامی کا مشہور تذکرہ اولیاء جس سے زیادہ کوئی مستند تذکرہ نہیں ہے۔ قیمت ۱۰
تذکرۃ الاولیاء۔ شیخ فرید الدین عطار کا مشہور تذکرہ جسکے مطالعہ سے ہزاروں صاحبدل بنگئے۔ قیمت ۱۰
حالات مشائخ نقشبندیہ۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر اولیاء کے حالات و مقامات۔ قیمت ۱۰
تذکرۂ اولیائے ہند۔ اس میں تمام مسلمان ہندوستانی اولیائے کرام کے حالات مقامات وغیرہ ہیں۔ قیمت ۱۰
روضۃ القیومیہ (۲ جلد) مجدد الف ثانی حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد نقشبندی و محمد زبیر اور نقشبندی خلفا کے حالات۔ ۱۰
کتاب الشفاء۔ قاضی عیاض کی مشہور کتاب جس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کس طرح ادا کرنا چاہئیں۔ قیمت ۱۰

تاریخ

تاریخ ابن خلدون۔ علامہ ابن خلدون مغربی کی با تحقیق تاریخ کا ترجمہ ۱۱ جلدوں میں۔ قیمت ۱۰
مقدمہ تاریخ ابن خلدون ۲ جلدوں میں الگ مجلد ۱۰
تاریخ اسلام۔ سید امیر علی صاحب نے سارے عہد اسلامی کی تاریخ کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ قیمت ۱۰
تاریخ الحرمین۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تاریخی حالات کعبہ، مسجد نبوی کی تاریخ قربانی و چراغوں کی تاریخ۔ قیمت ۱۰
تاریخ عرب۔ ملک عرب کی جغرافیہ تاریخ، عرب قوم کا قدیم تمدن اس کی عظیم الشان فتوحات، ترقیات و اختراعات۔ قیمت ۱۰
حالات عراق عرب و عمان۔ وہ ممالک جو اسلام کا اصلی گہوارہ ہیں اور جہاں تمام مقامات مقدسہ ہیں۔ قیمت ۱۰
تاریخ ایران۔ ساسانیوں اور زرتشتیوں کے زمانہ کی تاریخ جو مسلمانوں سے مسلمانوں کے زمانہ تک لکھی ہے۔ قیمت ۱۰
تاریخ مصر۔ مصر اب بھی ایک اسلامی حکومت ہے کبھی یہاں دار الخلافت تھا۔ قیمت ۱۰
تاریخ مغرب۔ شمالی افریقہ میں اسلامی حکومت کی تاریخ کا ترجمہ ایک قلمی نسخہ سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰
تاریخ مراکش و مغرب الاقصیٰ۔ شمالی افریقہ کی اسلامی حکومتیں جہاں اس وقت امیر عبدالکریم ریف پر حکمران ہیں۔ قیمت ۱۰
مسلمانان اندلس۔ اسپین کے مسلمانوں نے دنیا کے تمدن میں کیا اضافہ کیا؟ اسکی مکمل تاریخ ہے۔ قیمت ۱۰
خلافت موحدین۔ شمالی افریقہ کی مشہور اسلامی حکومت کے تاریخی حالات۔ قیمت ۱۰
تاریخ ہندوستان (۲ جلد) عہد اسلامی کی مفصل تاریخ از شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ مرحوم۔ قیمت ۱۰
نیرنگ افغان۔ ہندوستان کی ہمسایہ اسلامی سلطنت کی قومی و ملکی تاریخ۔ قیمت ۱۰
حکومت اورنگ زیب۔ عالمگیر کے عہد کی اصلی تاریخ مولفہ نواب مرزا ارجمند جنگ چیف جسٹس حیدرآباد دکن۔ قیمت ۱۲
اخبار الاندلس (۲ جلد) اسپین کی ہشت صد سالہ اسلامی حکومت کی مفصل تاریخ ضخیم جلدوں میں ہیں۔ قیمت ۱۰
موحدین۔ اسپین کے مسلمانوں کے عروج کی مستند تاریخ۔ ۱۰

ملنے کا پتہ

الناظر بک ایجنسی۔ لکھنؤ

سیرۃ

سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ رسول کی قدیم تصنیف ہے اور سب سے مستند کتاب ہے۔ قیمت ۱۰
اسوۂ حسنہ۔ سیرۃ رسول میں علامہ ابن قیم کی کتاب بہترین کہی جا سکتی ہے۔ قیمت ۱۰
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب — مولانا اشرف علی تھانوی کی وہ سیرۃ رسول۔ قیمت ۱۰
اسلام۔ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی مترجم قرآن شریف کی وہ لاجواب سیرۃ رسول جو بہت مقبول ہوئی۔ قیمت ۱۰
سیرۃ النبی۔ مولانا شبلی کی مشہور تالیف۔ قیمت جلد اول ۱۰ جلد دوم ۱۰ جلد سوم ۱۰
رحمۃ للعالمین (۲ جلد) قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کی یہ سیرۃ بہت پسند کی گئی ہے اور قابل دید ہے۔ ۱۰
اسوۂ صحابہ (۲ جلد) صحابہ کرام کے عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت اور علمی و عملی کارناموں کا تفصیلی بیان درج ہے۔ ۱۰
سیر الصحابیات۔ ازواج مطہرات، بنات طاہرات اور دیگر صحابیات کی سوانح اور ان کے اخلاقی و علمی کارنامے۔ ۱۰

سیرۃ خیر البشر ۱۰	سیرۃ عثمان ۱۰	امام مالک ۱۰
سیرۃ ابوبکر ۱۰	ذی النورین ۱۰	جنید بغدادی ۱۰
سیرۃ مصطفیٰ ۱۰	ابو الحسنین ۱۰	ذکر غوث پاک ۱۰
سیرۃ الرسول ۱۰	سیرۃ الحبیب ۱۰	خواجہ معین الدین چشتی ۱۰
تذکرۃ المصطفیٰ ۱۰	سیرۃ عائشہ ۱۰	الغزالی ۱۰
تذکرۃ الحبیب ۱۰	سیرۃ صدیقہ ۱۰	سوانح عمری مولانا روم ۱۰
حضرت محمد صلعم ۱۰	ازواج النبی ۱۰	المامون ۱۰
رسول عربی ۱۰	امت کی مائیں ۱۰	الفاروق ۱۰
سرور انبیاء ۱۰	الزہراء ۱۰	سلطان محمود غزنوی ۱۰
خاتم النبیین ۱۰	خاتون جنت ۱۰	البرامکہ ۱۰
پیغمبر اعظم ۱۰	بنات الرسول ۱۰	سیرۃ عباس ۱۰
ذکر مبارک ۱۰	سیرۃ الحسین ۱۰	حضرت نعمہ ۱۰
تذکرۃ الانبیاء ۱۰	ابو ایوب انصاری ۱۰	سوانح عمری مولانا روم ۱۰
سیدنا الانبیاء ۱۰	سیرۃ بلال ۱۰	الجیلانی ۱۰
سیرۃ الصدیق ۱۰	سیرت امام ۱۰	سوانح امام ۱۰
صدیق اکبر ۱۰	خالد بن ولید ۱۰	امام اعظم ۱۰
فاروق اعظم ۱۰	سیرۃ عمر بن عبدالعزیز ۱۰	ابن رشد ۱۰
الفاروق ۱۰	سیرۃ النعمان ۱۰	حیات سعدی ۱۰
سیرۃ الفاروق ۱۰	سیرۃ المرتضیٰ ۱۰	شمس تبریز ۱۰

[illegible]

[illegible] اڈیٹر [illegible] مطبع [illegible] لکھنؤ سے [illegible]